بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

..... اور جمہوریت بحال ہو گئی!

مارشل لاء رخصت ہوا اور جمہوریت بحال ہو گئی ہے ـــــ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کے سورج کی روشنی میں قوم نے اپنی "کھوئی ہوئی منزل" کو اپنے سامنے یوں اچانک مسکراتے دیکھا کہ وزیرِ اعظم صاحب کے بقول "جب وہ ایوان میں داخل ہوئے تو مارشل لاء موجود تھا، لیکن جب ایوان سے باہر نکلے تو جمہوریت کا سورج طلوع ہو چکا تھا!"

ـــــ اور روزنامہ "جنگ" کے مطابق:

"گزشتہ ایک ہفتہ سے مسلسل بارشوں، شدید سردی اور کہر آلود موسم کی لپیٹ میں رہنے کے بعد ملک بھر کے مختلف علاقوں کے شہریوں نے اس وقت سکھ کی سانس لی جب گزشتہ روز موسم میں خوشگوار تبدیلی آئی۔ سارا دن دھوپ نکلی رہی جبکہ اسی روز صبح صدرِ مملکت نے قوم سے تاریخی خطاب کرتے ہوئے مارشل لاء کے خاتمہ اور مکمل جمہوریت کی بحالی کا اعلان کیا۔"

۳۱ دسمبر کے روزنامہ "جنگ" نے اس خبر پر "موسم بدل گیا" کا عنوان جمایا ہے۔ لیکن ۳۱ دسمبر ہی کے روزنامہ "نوائے وقت" نے ایک اور موسمی تبدیلی کی اطلاع دی ہے کہ:

"محکمہ موسمیات کے مطابق آج مطلع جزوی طور پر ابر آلود اور دھندلا رہے گا صبح کے وقت دھند ہو گی۔"

ـــــ جمہوریت کا سورج طلوع ہونے کے دوسرے ہی روز صبح کے وقت دھند اور بعد میں مطلع جزوی طور پر ابر آلود نیز دھندلا ہو جانا، خدانخواستہ کسی طوفان کی آمد کا پیش خیمہ ہے ـــــ چنانچہ ۳۰ دسمبر کو صدر صاحب نے جمہوریت کا سورج طلوع کرتے

وقت فرمایا کہ:

۱۔ "میں ذاتی طور پر بہت مطمئن ہوں۔ میرا ضمیر مطمئن ہے، میرا دل مطمئن ہے اور میرا دماغ مطمئن ہے۔"

۲۔ "اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے علاوہ ہمارا سب سے قیمتی اثاثہ پاکستان کے عوام کا تعاون ہے ...... ان دو سہاروں کے ذریعہ ہم آج منزل تک پہنچے ہیں اور جمہوریت کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔"

۳۔ "آپ نے دیکھا، ساری دنیا نے دیکھا۔ مخالفوں اور حریفوں نے دیکھا کہ انتخابات ہوئے، پُرامن اور منصفانہ ہوئے۔ لوگوں نے بھاری تعداد میں حصہ لیا۔ اپنے حقِ رائے دہی کا آزادانہ استعمال کیا۔ آپ ماشاء اللہ کامیاب ہوئے اور مقررہ تاریخ تک اسمبلیاں بنیں، سینٹ بنی، صوبائی حکومتیں بنیں اور افواجِ پاکستان اپنے وعدے سے سرخرو ہوئیں ——— الحمد للہ! ——— یہ اسمبلیاں، یہ سینٹ، یہ جمہوری ادارے ہمارے مستقبل کی امید ہیں، صبح کی نوید ہیں، یہ دورِ حاضر کی نقیب ہیں۔ ان سے قوم کو بڑی توقعات ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ادارے قوم کی امید پر پورے اتریں گے۔"

۴۔ "ہم نے ایک آئینی مگر غیر نمائندہ ہوتے ہوئے جمہوریت کی خدمت کی ہے۔"

۵۔ "میں نے کبھی بھی مارشل لاء کو ملک کا مستقل حل نہیں سمجھا۔ میں نے اسے کبھی جمہوری نظام کا نعم البدل نہیں کہا ...... کبھی بھی مارشل لاء کی بیساکھیوں کو سیاسی ٹانگوں کا متبادل نہیں سمجھا۔ اگر ہم مارشل لاء کو جمہوریت کا متبادل سمجھتے تو کبھی بھی اس راہ پر نہ چلتے، جس پر چل کر ہم آج اس منزل پر پہنچے ہیں۔"

۶۔ "آپ کو یاد ہوگا کہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۸ء تک ملک میں سیاسی جماعتوں پر مبنی نظام قائم تھا۔ یہ سیاسی جماعتوں کے اندازِ سیاست کا نتیجہ تھا کہ ملک میں پہلا مارشل لاء لگا۔ اس مارشل لاء نے جمہوری لبادہ اوڑھنے کی کوشش کی تو ایک سیاسی جماعت کا سہارا لیا گیا۔ لیکن یہ ایک ایسی سیاسی جماعت تھی کہ جس کی جڑیں عوام میں نہیں تھیں۔ اس سیاسی جماعت کے مقابلے میں دوسری سیاسی جماعتیں آئیں۔ سیاست کا بازار ایک بار پھر یوں گرم ہوا

کہ ملک ایک اور بحران کا شکار ہو گیا۔ اور نتیجتاً ایک اور مارشل لاء لگ گیا۔ دوسرے مارشل لاء میں فوجی حکومت نے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرائے جن کے نتیجے میں دو سیاسی جماعتوں کی محاذ آرائی شروع ہوئی اور ہوسِ اقتدار نے لوگوں کو ایسا اندھا کیا کہ ملک دولخت ہو گیا۔ اس کے بعد ۱۹۷۲ء میں چوتھی مرتبہ سیاسی جماعتوں کا دور آیا۔ اور ایک بار پھر سے ملک کے اندر ایسی کھلبلی مچی کہ ملک میں تیسرا مارشل لاء لگا۔ یہ عجیب اتفاق ہے، بلکہ میں تو کہوں گا حسنِ اتفاق، کہ اس مارشل لاء نے غیر جماعتی انتخابات کرائے جس کے نتیجے میں ایک غیر جماعتی ایوان معرضِ وجود میں آیا۔ یہ اس ایوان کی قابلیت ہے کہ اس نے گزشتہ آٹھ مہینوں کی مسلسل کوشش کے بعد آج ملک و قوم اور مجھے اس قابل بنایا ہے کہ آج ہم مارشل لاء اٹھا رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ غیر جماعتی ایوان نے غیر جماعتی انتخابات کے بعد راہ اتنی ہموار کی کہ مارشل لاء کو چلتا کیا۔"

۷۔ "اگر کسی نے ذاتی مفاد کی خاطر جمہوریت کی گاڑی کو پٹڑی سے اتارنے کی کوشش کی تو اسے عبرتناک تاریخ کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

۸۔ "ہم نے آٹھ سالوں میں عوام کے مسائل پر توجہ دی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ میرا ذاتی مشاہدہ یہ ہے کہ میرے خیال میں عوام نفاذِ اسلام چاہتے ہیں۔"

۹۔ "اب موجودہ آئین اپنی تمام شقوں سمیت کلی طور پر بحال ہے۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا وہ حق منسوخ کر دیا گیا ہے جس کے تحت وہ فوجی عدالتیں قائم کر سکتے تھے۔ لہٰذا فوری طور پر فوجی عدالتیں ختم کر دی گئی ہیں۔ مارشل لاء کے تمام دفاتر بند کر دیے گئے ہیں۔ جو مقدمات ابھی تک فوجی عدالتوں میں زیرِ سماعت تھے، متعلقہ سول عدالتوں کو منتقل کر دیے گئے ہیں۔"

۱۰۔ "تاریخ میں مارشل لاء اور جمہوریت کو ایک دوسرے کی ضد سمجھا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ آگ اور پانی کبھی بھی یکجا نہیں ہوئے۔ لیکن ہم نے آگ اور پانی کو ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ایسی بھاپ میں بدل دیا ہے کہ ملک کی گاڑی ملک کے سٹیشن پر آ پہنچی ہے۔"

۱۱۔ "میں ملک کی باگ ڈور عوام کے سپرد کرتا ہوں اور ملک سے مارشل لاء اٹھاتے

کا اعلان کرتا ہوں۔ آیئے، پاکستان کے بانیوں کو سلام کریں، تحریکِ آزادی کے شہیدوں کو سلام کریں، جذبۂ حریت کے متوالوں کو سلام کریں۔ جمہوریت کے پاسبانوں کو سلام کریں —— پاکستان زندہ باد، دورِ جمہوریت پائندہ باد!"

۳۰ دسمبر کو جمہوریت کا مذکورہ بالا سورج طلوع ہوا، لیکن افسوس کہ ۳۱ دسمبر کو، یعنی اس کے دوسرے ہی روز اس کے سامنے سیاسی بادلوں نے اپنے پردے یوں تان دیئے کہ :

"وفاقی پارلیمانی نظام اپنی اصلی شکل میں بحال نہیں ہو سکا —— اصغر خان!"

"آٹھویں آئینی ترمیم کے ہوتے ہوئے جمہوریت کس طرح بحال ہو سکتی ہے؟ —— شیخ رفیق!"

"مارشل لاء کے بعد نافذ کی جانے والی جمہوریت عجائباتِ عالم میں شمار کی جا سکتی ہے —— نصر اللہ خان!"

"بیمار مارشل لاء کو سرجری کے بعد دوبارہ عوام کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ موجودہ اسمبلیاں ربڑ سٹیمپ ہیں۔ یہ ملک کا نظام چلانے کے اہل نہیں۔ مارشل لاء حکومت نے اپنے ساڑھے آٹھ سالہ دور میں عوام کے ساتھ جو مظالم کئے ہیں، ان کے سامنے نادر شاہ، چنگیز خان اور ہٹلر کے دور شرماتے ہیں۔ اسلام کے نام پر سیاسی کارکنوں، مزدوروں، کسانوں، وکلاء، ڈاکٹروں، انجینئروں، صحافیوں اور خواتین کے حقوق کو غصب کیا گیا —— غلام مصطفےٰ جتوئی!"

"کوئی تبدیلی نہیں آئی، سول مارشل لاء برقرار ہے۔ آج کی تقریر جھوٹ کا پلندہ اور فراڈ ہے —— خواجہ خیر الدین!"

"ملک میں پابند جمہوریت نہیں چل سکتی۔ کوئی نیا سورج طلوع نہیں ہوا، یہ وہی سورج ہے جو ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کو طلوع ہوا تھا —— شاہ فرید الحق!"

"ابھی تک مارشل لاء گیا ہے، نہ جمہوریت بحال ہوئی ہے —— احترام الحق تھانوی!" (نوائے وقت ۳۱ دسمبر ۱۹۸۵ء)

"مارشل لاء اٹھانے کا اعلان طے شدہ ڈرامہ کا حصہ ہے، اب دوسرا منظر شروع ہو رہا ہے ——— جنرل چشتی!"

"۷۳ء کا آئین وفن اور ۸۵ء کا آئین نافذ کر دیا گیا ہے ——— ——— حفیظ پیرزادہ!"

"یہ جمہوریت مارشل لاء کا کیسا بچہ ہے جسے دنیا میں آتے میں ساڑھے آٹھ سال لگے ——— مینگل!"

"یہ کیسی جمہوریت ہے کہ ہر جگہ فوج موجود ہے ——— ممتاز بھٹو!"

(جنگ ۳۱ دسمبر ۸۵ء)

"وفاق میں صدارتی اور صوبوں میں پارلیمانی نظام نافذ کر دیا گیا ہے!"

"مارشل لاء کے خاتمے کا اعلان محض زبانی کلامی ہے۔ غیر جماعتی انتخابات کا ٹیکہ زیادہ دیر کام نہیں دے گا۔"

"چیف آف سٹاف کا عہدہ اپنے پاس رکھ کر صدر نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ سویلین اس قابل نہیں!"

"پر امن جلسہ جلوس جاری رکھیں گے۔ ایجی ٹیشن کی تو چوتھا مارشل لاء لگ جائے گا!"

"تقریر سے صاف پتہ چلتا ہے کہ صدر سیاسی جماعتوں سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ پابند جمہوریت کے قائل ہیں۔"

"صرف وردی تبدیل ہوئی ہے، فوجی کے بجائے سول مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے!"

"ایم۔ آر۔ ڈی مذاکرات کی بجائے جدوجہد کا راستہ اختیار کرے گی!"

(جنگ فورم ۳۱ دسمبر ۱۹۸۵ء ——— مختلف سیاستدانوں کے بیانات!)

خدا کا شکر ہے کہ ہمارا تعلق نہ تو ایوانِ صدارت سے ہے اور نہ ایوانِ سیاست سے! ——— ہم تو صرف اور صرف اسلام کے نقیب ہیں، جبکہ اسلام اس سارے

جمہوری تماشے سے ہی بیزار ہے ـــــــ ہاں اسلام کی محبت میں اور ملکِ عزیز کی سلامتی کے پیشِ نظر صدر صاحب سے صرف یہ گزارش کرنا ضروری خیال کرتے ہیں کہ گزشتہ جمہوری حکومتیں اگر مارشل لاء کو دعوت دیتی رہی ہیں، حتیٰ کہ انہی کی وجہ سے ملک دولخت بھی ہو گیا۔ لیکن صدر صاحب کے اس مارشل لاء کی کوکھ سے نہ صرف خود جمہوریت نے جنم لیا بلکہ ملک کو بھی استحکام نصیب ہوا ہے، تو انہوں نے اس خوبیوں کے حامل مارشل لاء کو چلتا کر کے ملک کی سلامتی کو داؤ پر لگا دینے والی جمہوریت کا تحفہ، قوم کو آخر کس خوشی میں عنایت فرمایا ہے؟

میر کیا سادہ دل ہیں کہ بیمار ہوئے جس کے سبب

اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں!

ـــــــ کیا ہی بہتر ہوتا کہ مارشل لاء کے خاتمہ کا اعلان کرتے وقت، جمہوریت بحال کرنے کی بجائے آپ کتاب و سنّت کے دستور ہونے کا اعلان فرما دیتے، تو اس قوم کو واقعی اپنی گمشدہ منزل کا سراغ مل جاتا اور اس کی مدفون حسرتیں زندہ ہو کر اسے ابدی کامرانیوں کا پیغام دے سکتیں!

ہم نے گزشتہ شمارہ میں بحالیٔ جمہوریت کے اس مرحلہ سے پیشتر ہی سابقہ تجربات کی روشنی میں اس امر کی نشاندہی کر دی تھی کہ صدر صاحب مصر ہوں گے کہ انہوں نے جمہوریت بحال کر دی ہے، لیکن سیاستدان اس بحالیٔ جمہوریت ہی پر مطمئن نہ ہوں گے!

ـــــــ چنانچہ ان کے مذکورہ بالا بیانات نے ہمارے اس دعویٰ پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی ہے کہ ان تابعداریوں کے باوجود وہ اب بھی صدر صاحب سے نالاں ہیں اور بدستور غیر مطمئن! ـــــــ البتہ جہاں تک عوام کا تعلق ہے تو یہ ان پر اتہام ہے کہ انہوں نے صدر صاحب سے بحالیٔ جمہوریت کی خاطر تعاون کیا تھا ـــــ صدر صاحب کے لیے یہ "اثاثہ اور سہارا، پاکستان کے عوام کا تعاون" ـــــــ محض اسلام کی خاطر تھا نہ کہ بحالیٔ جمہوریت کی خاطر، لیکن اب انہوں نے عوام کو اسلام کی بجائے جمہوریت دے کر ٹرخا دیا ہے اور یہ کہہ کر ان کی دیرینہ تمناؤں کا گلا گھونٹ دیا ہے کہ:

"میرے خیال میں عوام نفاذِ اسلام چاہتے ہیں!"

صدر صاحب، آپ کو یہ واہمہ کیوں ہونے لگا؟ اور آپ کا یہ صرف خیال ہی

کیوں ہے؟ ـــــ یہ تو اتنی بڑی حقیقت ہے، جتنی بڑی یہ حقیقت کہ مارشل لاء کے خاتمہ کے باوجود آپ اب بھی اس ملک کے صدر ہیں۔ اور یہ صدارت آپ کو نفاذِ اسلام کے وعدہ پر ہی ملی تھی ـــــ اور عوام کا قصور صرف یہ ہے کہ سب کو چھوڑ کر انہیں صرف آپ کے وعدہ پر اعتبار آگیا تھا!

ـــــ اور آپ نے یہ بھی غلط فرمایا کہ "ہم نے آگ اور پانی کو ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ایسی بھاپ میں بدل دیا ہے کہ ملک کی گاڑی ملک کے سٹیشن پر آپہنچی ہے" ـــــ بلکہ اس کی بجائے یوں کہئے کہ "اس بھاپ کے ذریعے آپ نے ملک کی گاڑی کا رُخ واشنگٹن کی طرف پھیر دیا ہے" ـــــ ورنہ ملک کے سٹیشن کی پیشانی پر جو نشان واضح طور پر مرقوم ہے، وہ یہ ہے کہ:

پاکستان کا مطلب کیا؟
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ!

اور جس سے آپ اس حد تک واقف ہیں کہ اپنے دورِ صدارت میں ان الفاظ کے ساتھ "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ" کے الفاظ شامل کر کے خود آپ نے اس "ماٹو" (MOTTO) کی تکمیل فرمائی تھی ـــــ لیکن افسوس جو آج محض "آپ کا خیال" ہو کر رہ گیا ہے ـــــ صدر صاحب، کیا اپنے ہی خواہوں سے یہی سلوک کیا جاتا ہے، اور کیا یہی آئینِ وفاداری ہے؟

ـــــ رہا آپ کا دوسرا سہارا، یعنی "اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم"، تو یہ سہارا بھی ملک میں بحالیٔ جمہوریت کی خاطر ہرگز نہ تھا، بلکہ اس کی غرض و غایت اُسی مقدس دستورِ حیات میں واضح طور پر درج ہے، جس کے بارے میں آپ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ:

"مسلمان اپنا دستور خود مرتب کرنے کا حق نہیں رکھتے، ان کا دستور مرتب و مدون ان کے ہاتھوں میں موجود ہے اور وہ ہے قرآنِ مجید"

ـــــ لیکن آج اس کا یہی مقام آپ نے ایک بناوٹی دستور کو دے دیا ہے!
ـــــ جبکہ اصل دستورِ حیات میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا تقاضا اور اس کے سہارا کی غرض و غایت یوں موجود ہے کہ:

"اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ط
وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ" (الحج: ۴۱)

یعنی "جن لوگوں کو ہم "تمکن فی الارض" عطا کریں تو ان کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ، نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں، نیکی کا حکم کریں اور برائی سے منع کریں اور انجام کار اللہ ہی کے لیے ہے"!

—— چنانچہ اس عہد سے بھی آپ نے رسمِ وفا کہاں تک نبھائی ہے، اس سلسلہ کی معروضات تو ان شاء اللہ آئندہ شمارہ میں پیشِ خدمت ہوں گی، فی الحال صرف یہ نوٹ فرما لیجیے کہ آپ کی سابقہ تقریریں "اسلام زندہ، پاکستان پائندہ باد" کے الفاظ پر ختم ہوتی تھیں، جبکہ آپ کے حالیہ خطاب میں "اسلام" کی جگہ "دورِ جمہوریت" نے لے لی ہے یعنی "پاکستان زندہ باد —— دورِ جمہوریت پائندہ باد"!

"وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا" —— "فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ"

(اکرام اللہ ساجد)

جن احباب کا سالانہ زرِ تعاون ختم ہو چکا ہوتا ہے، ان کو اس کی اطلاع بذریعہ خط یا بذریعہ مُہر "اس شمارے پر آپ کا چندہ ختم ہے" دے دی جاتی ہے —— اس اطلاع کی وصولی کے بعد پندرہ یوم تک براہِ کرم اپنا زرِ سالانہ دفتر کے نام روانہ فرما دیں اور یا پھر آئندہ شمارہ بذریعہ وی پی پی وصول کرنے کے لیے تیار رہیں —— شکریہ!

(مینجر)